سوال

(69) جاہِاصغر سے جہادِاکبر کی طرف لوٹنے والی روایت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ایسی کوئی صحیح حدیث موجود ہے جس میں قتال کو جہادِ اصغر اور خواہشات کے خلاف جہاد کو جہادِاکبر کہا گیا ہو؟ براہِ مہربانی واضح فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث : ''قدمتم خیر مقدم وقدمتم من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر'' (تم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف واپس آگئے ہو) کی میرے علم کے مطابق دو ہی سندیں ہیں :

۱ : یحیی بن العلاء قال : حدثنا لیث عن عطاء بن ابی رباح عن جابر قال : قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غزاۃ لہ فقال لہم .... الخ (تاریخ بغداد ۱۳/۵۲۳، ۵۲۴ ت ۳۷۴۵ ومن طریقہ الحافظ ابن الجوزی فی ذم الھوی ص ۳۸، الباب الثالث فی ذکر مجاہدۃ النفس ومحاسبتہا وتوبیخہا)

یحییٰ بن العلاء سخت مجروح راوی ہے۔ امام نسائی نے کہا : ''متروک الحدیث'' (کتاب الضعفاء والمتروکین للنسائی : ۶۲۷)

حافظ ابن حجر نے کہا : ''رمی بالوضع'' (تقریب التہذیب ۴/۹۷، رقم : ۶۱۸۸)

یعنی محدثین نے اسے وضع حدیث کا مرتکب قرار دیا ہے۔ ایسے راوی کی روایت مردود ہوتی ہے۔ یحییٰ بن العلاء تک خطیب کی سند بھی مردود ہے۔ یحییٰ کا استاد لیث بن ابی سلیم جمہور محدثین کے نزدیک ضیف ہے۔ حافظ ہیثمی نے اسے مدلس کہا ہے۔ (مجمع الزوائد ۱/۸۳ باب فی مثل المومن)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں : ''صدوق اختلط اخیرا ولم یتمیز حدیثہ فترک''

وہ سچا ہے، آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہوا اور اس کی حدیث میں (اختلاط سے پہلے اور بعد کا) فرق نہ ہو سکا لہٰذا وہ متروک قرار دیا گیا۔ (تقریب التہذیب : ۵۶۸۵)

خلاصہ یہ کہ یہ روایت باطل ہے۔

تنبیہ :

تاریخ بغداد میں غلطی سے ''یحیی بن ابی العلاء ''چھپ گیا ہے جب کہ صحیح ''یحیی بن العلاء '' ہے جیسا کہ ذم الھوی لابن الجوزی میں لکھا ہوا ہے ۔

۲۔ امام بیہقی نے فرمایا : ''اخبرنا علی بن احمد بن عبدان : انبا احمد بن عبید ثنا تمتام : ثنا عیسی بن ابراہیم : ثنا یحیی بن یعلی عن لیث عن عطاء عن جابر قاال : قدم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوم غزاۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم : «قدمتم خیر مقدم ، من جہاد الاصغر الی جہاد الاکبر» قیل : وما جہاد الاکبر ؟ قال : «مجاہدۃ العبد ہواہ» وہذا اسناد فیہ ضعف '' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مجاہدین آئے تو آپ نے انھیں فرمایا : تم خیر سے لوٹے ہو، جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف واپس آئے ہو۔ کہا گیا کہ جہاد اکبر کیا ہے ؟ فرمایا : بندے کا اپنی خواہش سے جہاد (اور مقابلہ) کرنا، (امام بیہقی نے کہا :) اس کی سند میں کمزوری ہے ۔ (کتاب الزھد الکبیر ص ۱۶۵ حدیث : ۳۷۳)

اسے ابو بکر الشافعی نے ''الفوائد المنتقاۃ'' (۱۳/۸۳/۱) میں عیسی بن ابراھیم البرکی قال : نا یحیی بن یعلی کی سند سے روایت کیا ہے ۔ (سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ ج ۵ ص ۴۸۰ ح ۲۴۶۰)

تمتام اور عیسی بن ابراہیم پر جرح مردود ہے ۔ دونوں کی روایت حسن کے درجے سے نہیں گرتی ۔ یحییٰ بن یعلی سے مراد ابو المحیاۃ الکوفی التیمی ہے ۔

دیکھئے تہذیب الکمال للمزی (۲۶۳/۲۰ وذکر فی شیوخہ لیث بن ابی سلیم)

اس سند کا راوی لیث بن ابی سلیم ضعیف و مدلس ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے لہٰذا یہ روایت بھی ضعیف ہے ۔ خلاصہ یہ کہ جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی طرف لوٹنے والی روایت ضعیف ہے لہٰذا قرآن اور احادیث صحیحہ ک مقابلے میں اس سے استدلال کرنا غلط ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص208

محدث فتویٰ